کلونجی کی کاشت

تعارف

کلونجی کا نباتاتی نام *Nigella sativa* اور انگریزی زبان میں Black Seed کہا جاتا ہے۔ اس کی تاثیر گرم اور خشک ہوتی ہے۔ حکماء اسے بیشتر نسخہ جات میں استعمال کرتے ہیں۔ بنیادی طور پر جراثیم کش اور اینٹی بایوٹک خصوصیات رکھتی ہے۔ یہ یورک ایسڈ کا بہت موثر علاج ہے۔ جسم کے فاضل مادوں کا خاتمہ کرتی ہے۔ جذام، شوگر، ہارٹ اٹیک، کینسر کی مختلف اقسام خصوصاً برین ٹیومر اور دیگر کئی بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرتی ہے۔ اس میں وٹامن اے کثیر مقدار میں ہوتا ہے۔

زمین اور آب وہوا

اچھے نکاس والی میرا اور بھاری میرا زمین میں بہتر پیداوار دیتی ہے۔ بہتر اگاؤ کے لئے روٹاویٹر سے تیار شدہ باریک زمینی تیاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کم وبیش پورے پنجاب میں کاشت کی جاسکتی ہے لیکن جنوبی پنجاب کی میرا اور ہلکی میرا زمینوں میں، کہریا شدید سردی کا خطرہ کم سے کم ہونے کی وجہ سے بہتر پیداوار دیتی ہے۔

کلونجی معتدل اور سرد خشک آب وہوا میں بہتر افزائش کرتی ہے۔ اگاؤ کے دوران موسم معتدل اور خشک رہے، بڑھوتری کے دوران مناسب وقفوں سے پرسکون بارش ہوتی رہے اور مارچ میں پکنے کے دوران درجہ حرارت تدریجاً بڑھتا رہے تو معیاری پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ پکنے کے دوران اگر موسم 40 سینٹی گریڈ یا زیادہ گرم ہو جائے تو دانہ سکڑ کر باریک رہ جاتا ہے اور بیج کی کوالٹی متاثر ہو جاتی ہے۔

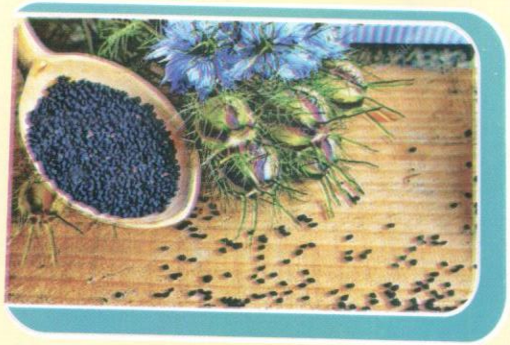

کھادیں

دیگر کئی فصلوں کے برعکس کلونجی کو کم کھاد ڈالنے سے بہتر پیداوار دستیاب ہوتی ہے۔ اوسطاً 35 کلوگرام نائٹروجن، 23 کلوگرام فاسفورس اور 12.5 کلوگرام فی ایکڑ پوٹاش ڈالنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ کھاد کی یہ مقدار ڈیڑھ بوری یوریا اور ایک ڈی اے پی، نصف بوری ایس او پی یا ان کے متبادل کھادوں سے پوری کی جاسکتی ہے۔ اس میں سے ایک تہائی نائٹروجن، تمام فاسفورس بوقتِ کاشت ڈالی جائے۔ بقیہ نائٹروجن کاشت کرنے کے بعد 35 تا 60 دن کے اندر اندر گوڈی وچھدرائی کرنے کے بعد قسط وار کر کے ڈالی جائے۔

آبپاشی اور گرنے سے روکنا

زمینی ساخت، طریقہ ہائے کاشت، وقتِ کاشت اور موسم کی مناسبت سے چار سے چھ مرتبہ آبپاشی کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ ڈرل سے کاشت کی صورت میں پہلا پانی حتی الوسع تاخیر سے لگانے کی سفارش کی جاتی ہے۔ پٹڑیوں کے کناروں پر کاشت کی صورت میں پہلا پانی احتیاط سے یکساں لگایا جائے۔ باقی پانی حسب ضرورت لگائے جائیں۔

لیزر سے ہموار شدہ وتر زمین میں ڈرل سے کاشت کی صورت میں 4 کلوگرام، چھٹے سے کاشت کی صورت میں زمینی صحت کی مطابقت سے 5 تا 6 کلوگرام اور پٹڑیوں پر چوکے لگانے کی صورت میں صرف 2 تا اڑھائی کلوگرام بیج کی ضرورت ہوتی ہے۔

کاشت

وسطی پنجاب کیلئے وسط اکتوبر تا وسط نومبر بہتر وقت ہے۔موجودہ موسمی حالات کے تناظر میں اکتوبر کے آخری ہفتے میں کاشتہ فصل زیادہ یقینی پیداوار دیتی ہے۔ہلکی اور میرا زمینوں میں وسیع پیمانے پر کاشت کرنی ہوتو ڈرل سے کاشت کی جائے۔ڈرل سے کاشت کی صورت میں پودوں کا باہمی فاصلہ 1 تا 2 انچ اور قطاروں کا ڈیڑھ فٹ برقرار رکھا جائے۔چھوٹے پیمانے پر بھاری میرا زمینوں میں پٹڑیوں یا کھیلیوں کے کناروں پر چوکے لگا کر کاشت کی جاسکتی ہے۔کاشت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ دو تا سوا دو فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنا کر ایک طرف چوکے لگائے جائیں۔ایک طرف کاشتہ کلونجی کو مٹی چڑھانے میں آسانی رہتی ہے۔

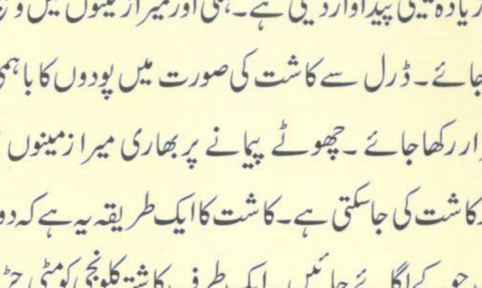

چھدرائی

بھرپور فصل پیدا کرنے کے لئے چھدرائی کا عمل بے حد ضروری ہے۔ڈرل سے کاشتہ فصل کو چھدرائی کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن چوکے سے کاشت کی گئی فصل کا قد 2 انچ ہوجائے تو ہر چوکے پر ایک ایک

چھوڑ کر فالتو پودے نکال دیے جائیں۔اگر چھدرائی نہ کی جائے یا چھدرائی کا عمل تاخیر سے کیا جائے تو فصل کے تنے کمزور رہتے ہیں ، اکثر گر جاتی ہے اور پیداوار بری طرح متاثر ہوجاتی ہے۔تاہم پلانٹر سے کاشتہ کلونجی کو چھدرائی کی ضرورت نہیں ہوتی۔

کیڑے اور بیماری

اس پر کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ کم ہوتا ہے۔البتہ مارچ کے شروع میں تیلے کا حملہ ہوسکتا ہے۔اس سے بچاؤ کے لئے امیڈا کلوپرڈ سپرے کی جاسکتی ہے۔ڈوڈی بننے پر لشکری یا امریکن سنڈی کا شدید حملہ ہوسکتا ہے۔سنڈی کافی تیزی کے ساتھ نقصان پہنچاسکتی ہے۔اس سے بچاؤ کے لئے ایمامیکٹن یا اس کے متبادل زہر محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے سپرے کی جاسکتی ہے۔

جڑی بوٹیاں

اکتوبر کاشتہ اگیتی کلونجی کو نقصان پہنچانے والی جڑی بوٹیوں میں اٹ سٹ، قلفہ، چولائی، ڈیلا، سوانکی، شاہترہ اور لمب گھاس وغیرہ شامل ہیں۔جڑی بوٹیوں سے بچاؤ کے لئے دو تا تین مرتبہ گوڈی کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔کاشت کے فوراً بعد پینڈی میتھالین یا ڈوآل گولڈ کا استعمال غیر محفوظ پایا گیا ہے۔اس لئے صرف مشینی یا دستی طریقے سے گوڈی کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔تاہم اگاؤ کے ڈیڑھ ماہ بعد گھاس خاندان کی جڑی بوٹیوں کے خلاف قیز یلوفوپ یا ہیلوکسی فوپ کلونجی سمیت تمام رقبے پر یکساں سپرے کی جاسکتی ہیں۔

برداشت: اگر وسط اکتوبر کے دوران کاشت کی جائے تو یہ فصل 130 تا 140 دنوں میں تیار ہوجاتی

ہے۔ عام طور پر مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں ساری فصل اکٹھی پک جاتی ہے۔ اگر فصل بہت زیادہ پکنے پر برداشت کی جائے تو کٹائی کے دوران بہت سا بیج جھڑ جاتا ہے۔ اس لئے نیم پختہ حالت یا 80 فیصد پھلیوں اور فصل کا رنگ تبدیل ہونے پر برداشت کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ ڈنڈے یا ٹریکٹر کی مدد سے دانے نکالنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

پیداوار

روایتی طریقے (چھٹے) سے کاشت کی صورت میں عام طور پر 5 تا 6 من فی ایکڑ دستیاب ہوتی ہے۔ اکتوبر کاشتہ کماد میں مخلوط کاشت کی صورت میں 6 تا 7 من، ڈرل سے کاشت کی صورت میں 8 تا 10 من تک دستیاب ہوتی ہے۔ لیکن کھیلیوں کے ایک جانب چوکے لگا کر کاشت کی گئی اور مٹی چڑھائی گئی اچھی فصل سے بہتر پیداواری اور موسمی حالات میں 10 تا 12 من کلونجی پیدا ہو جاتی ہے۔